خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ | 24-دسمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 287 | بدھ 22 شعبان-1418ھ 24 فتح 1376ہش 24 دسمبر 1997ء

جلسہ سالانہ قادیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب

(اہل ربوہ کا جوش و جذبہ اور انہماک)

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اختتامی خطاب کے روز احباب ربوہ کا ذوق وشوق اور انہماک دیدنی تھا۔ خطاب کے وقت ربوہ کے تمام بڑے بازار یعنی اقصیٰ روڈ، گولبازار اور رحمت بازار تقریباً مکمل طور پر بند تھے۔ عام طور پر سڑکوں اور گلیوں میں سکوت طاری تھا اور جلسہ قادیان کے شرکاء کے ساتھ ساتھ ربوہ کے 40-50 ہزار احمدی مردوزن بھی بیوت الذکر، مراکز ڈش یا اپنے گھروں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا روح پرور اور ایمان افروز خطاب سن رہے تھے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان چاہے کہ ایک دم میں سب کچھ ہو جائے اور معرفت الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر یکدفعہ پہنچ جائے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک کام تدریج سے ہوتا ہے۔ دیکھو کوئی علم اور فن ایسا نہیں جس کو انسان تامل اور توقف سے نہ سیکھتا ہو۔ ضروری ہے کہ سلسلہ وار مراتب کو طے کرے۔ دیکھو! زمیندار کو زمین میں بیج بو کر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اول وہ اپنی عمر عزیز شے اناج کو زمین میں ڈال دیتا ہے۔ جس کو فوراً جانور چگ جائیں یا مٹی کھالے۔ یا کسی اور طرح ضائع ہو جائے مگر تجربہ اس کو تسلی دیتا ہے۔ کہ نہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ یہ دانے جو اس طرح پر زمین کے سپرد کئے گئے ہیں۔ بارور ہوں گے اور یہ کھیت سرسبز لہلہاتا ہوا نظر آئے گا اور یہ خاک آمیختہ بیج رزق بن جائیں گے۔

غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں، بلکہ فنا ہو جانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابدالاباد کے لئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے، اگرچہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کردے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 458)

نیکیوں کی توفیق ملنا بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان فخر اور بڑائی کے عیب میں جب مبتلا ہو جاتا ہے تو بہت سے گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے دوسروں کی عیب چینی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ انسان جو عیب چین ہو اور کسی (صاحب ایمان) کو فتنہ میں ڈالے پسند نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جو انعامات خدا تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے۔ وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہی دیتا ہے۔ دیکھو ایک (عبادت) پڑھنے والے کو (عبادت) پڑھنے کی طاقت کہاں سے ملی ہے۔ ظاہر ہے خدا تعالیٰ سے۔ انسان کی آنکھیں ہیں۔ اس کا دل ہے۔ انگلیاں ہیں۔ غرض جتنے وہ اعضاء ہیں جن کو انسان عبادت میں لگاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعہ سے جو نتیجہ برآمد ہوگا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ جس طرح کسی کو کوئی چیزیں دے اور کہہ دے کہ تم ہماری ان دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب جب وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو اس کا دینے والے پر کوئی احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ دینے والے کا اس پر احسان ہوگا۔ اسی طرح انسان جب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کو اس کی راہ میں صرف کر کے انعام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انعام کا نام جزاء رکھتا ہے۔ جو کہ اس کا احسان اور محض بندہ نوازی اور اپنے غلاموں کی قدر افزائی ہے کہ اس کا نام جزاء رکھتا ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی تو کوئی چیز نہیں۔ ہر ایک چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔

غرض جس قدر نیکیاں ہیں وہ سب درحقیقت خدا تعالیٰ کا احسان ہیں۔ انسان کی ہنرمندی کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ ان کا نام جزا رکھتا ہے۔ جو صرف قدر افزائی اور مزید احسان کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگوں کا بعض پر کسی قسم کا حق ہوتا ہے۔ جس کے لینے کے وہ اس لئے حقدار ہوتے ہیں کہ

باقی صفحہ 7 پر

دین ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم بشیر احمد عامر صاحب حال کینیڈا کو مورخہ 97-12-19 کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام ملیحہ عامر عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ (نظارت اشاعت) کی پوتی اور مکرم علی حیدر راولپل صاحب مربی سلسلہ (وفات یافتہ) کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی درازی عمر۔ سعادت مند اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالستار ناصر صاحب سابق درویش و سابق معلم وقف جدید 11/17 محلہ دارالنصر غربی ربوہ سے لکھتے ہیں:۔

مورخہ 18- دسمبر 1997ء کو خاکسار اپنی اہلیہ ہاجرہ بیگم اپنے 6 بیٹوں ایک بیٹی اور 2 بہوؤں کے ہمراہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے گیا۔ اگلے روز اچانک میری اہلیہ کو ہارٹ اٹیک کا حملہ ہوا فوری طور پر احمدیہ ہسپتال قادیان پہنچایا گیا لیکن راستہ میں ہی خدا تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ موصیہ تھیں حضرت صاحب سے اجازت ملنے پر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم عبدالغفور ناصر صاحب اکاؤنٹنٹ ناصر فاؤنڈیشن نصرت جہاں اکیڈمی کی والدہ تھیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ عزیزہ صدف حفیظ بنت مکرم ریاض احمد صاحب آف ہری پور نے صوبہ سرحد کے سکولوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کے مجموعی مقابلہ تقریر جو کہ مانسہرہ میں ہوا اول پوزیشن حاصل کی۔ عزیزہ موصوفہ میٹرک کی طالبہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

(نظارت تعلیم)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24 فتح 1376 ہش　　24 دسمبر 1997ء

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

ہم نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو بچپن ہی سے دینی سرگرمیوں میں حصہ لیتے دیکھا۔ ہمیں خدام الاحمدیہ کے وہ ایام یاد ہیں جو تھے تو ابتدائی لیکن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا منصور احمد صاحب سب سے آگے آگے نظر آتے تھے۔ پھر جوں جوں آپ کی عمر بڑھتی گئی۔ آپ کی ذمہ داریوں میں اضافے ہوتے چلے گئے۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں آپ کئی نظارتوں کے ناظر رہے۔ ناظر اعلیٰ رہے اور صدر صدر انجمن احمدیہ رہے اور متعدد بار آپ کو امیر مقامی بھی مقرر کیا گیا۔ یہ سب باتیں نہایت قابل قدر ہیں لیکن جیسا کہ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آپ کے متعلق فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہت سی پیش خبریاں جو بظاہر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق نظر آتی تھیں وہ دراصل آپ کے وجود میں پوری ہوئیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کا سب سے بڑا اعزاز یہی ہے۔ باقی باتیں بھی اعزاز ہیں۔ آپ کی خدمات بھی ایسی ہیں کہ ہمیشہ انہیں یاد رکھا جائے لیکن سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش خبریوں میں آپ کا ذکر ہے اور آپ پر وہ پیش خبریاں لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ حضرت امام جماعت نے آپ کی جس روح اطاعت کا ذکر فرمایا ہے وہ قابل صد تقلید ہے۔ امامت کے متعلق آپ جس قدر جوش رکھتے تھے وہ شائد و بائید۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو عوام الناس تک بہت کم پہنچتی ہیں۔ لیکن حضرت صاحب کے خطبہ نے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا ذکر ہے وہ باتیں روز روشن کی طرح کھول دی ہیں۔ ہمیں جانے والے کا غم ہے اور یہ غم ہمیشہ رہے گا۔ لیکن یہ موقعہ ہے کہ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب جیسے ایک دو نہیں کئی افراد عطا فرمائے۔ جماعت کی مضبوطی اور جماعت کے استحکام کا ایسی شخصیات خاصا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جانے والے پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اپنے قرب و جوار میں جگہ دے اور ان کے درجات کو ہمیشہ بلند سے بلند تر کرتا رہے اور ہم پر جو پیچھے رہ گئے ہیں یہ فضل فرمائے کہ ہمیں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب جیسے کئی افراد عطا فرمائے۔ ہمارے لئے اپنی جماعت کے لئے۔ جماعت کے استحکام کے لئے اور جماعت میں ایک نمونہ جاری رکھنے کے لئے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تم نے میری ہلکی پھلکی باتوں کو تحقیر کہا
جس کے پیچھے کچھ بھی نہیں تھا اس کو اک تدبیر کہا
اپنی سوچ بدل کر دیکھو معنی اور مفہوم ہے کیا
جو خوابیں نادیدہ ہیں ان خوابوں کو تعبیر کہا
اوروں کی مَیں بات کروں کیا شائد وہ تو اچھے ہیں
مَیں تو جیسا بھی ہوں مَیں نے خود کو پُر تقصیر کہا

ابوالاقبال

مسافر راہ نیاز

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر

○

دے گیا قدسی ہمیں آخر جدائی کا وہ داغ
ایک پاکیزہ گھرانے کا حسیں چشم و چراغ

تھا ہمالہ حوصلہ۔ فولاد کے اعصاب تھے
وہ یقیناً جرات و ہمت کی آب و تاب تھے

فیصلہ بر وقت کرنے کی بہت قوت تھی پاس
ڈگمگا سکتا نہ تھا انکو. کوئی خوف و ہراس

خدمت دیں کا عجب رکھتا تھا وہ شوق کمال
منتظم ایسا کہ سارے لوگ دیں اس کی مثال

سلسلہ کا وہ فدائی تھا الگ انداز کا
وہ مسافر تھا عجب راہ نیاز و ناز کا

سلسلہ کے واسطے بے لوث خادم اس کی ذات
خدمت دیں اس نے کی پوری توانائی کے ساتھ

وہ سخاوت جو ہے طرہ خاندان پاک کا
اس سخاوت کی وہ جیتی جاگتی تصویر تھا

تھا "امامت" کے لئے غیرت کا وہ کوہ گراں
انکساری کا' اطاعت کا وہ بحر بیکراں

عبدالکریم قدسی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

سمندری سفر کی بعض یادیں

جامعۃ المبشرین سے شاہد پاس کرنے کے معاً بعد 1952ء میں خاکسار کی پہلی تقرری سیرالیون مغربی افریقہ کے لئے ہوئی میرے ساتھ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کی نائیجیریا کے لئے اور محترم عبداللطیف صاحب پریمی اور عبدالقدیر صاحب شاہد کی تقرری غانا کے لئے ہوئی۔

روانگی سے قبل مورخہ 17۔ اکتوبر 1952ء کو ہماری ملاقات حضرت امام جماعت الثانی سے کرائی گئی مکرم مولوی نورالحق صاحب انور نائب وکیل التبشیر ہمارے ساتھ تھے حضرت صاحب گھر سے نیچے دفتر میں ملاقات کے کمرہ میں تشریف لائے میرے ساتھ محترم عبداللطیف صاحب پریمی اور مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد تھے مکرم مبارک احمد صاحب ساقی پہلے ہی ہماری جہاز میں سیٹیں بک کرانے کے لئے کراچی تشریف لے جا چکے تھے۔

یہاں یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ اس وقت جو مربیان مغربی افریقہ جاتے تھے وہ کراچی سے عموماً بحری جہاز کے ذریعہ پورٹ سوڈان جاتے وہاں سے لاریوں اور ریلوے کے ذریعہ سوڈان پہنچتے پھر وہاں سے ٹرکوں کے ذریعہ صحرا عبور کرتے ہوئے نائیجیریا جاتے پھر وہاں سے جنہوں نے غانا یا سیرالیون جانا ہوتا وہ بحری جہاز کے ذریعہ جاتے گو یہ سفر نہایت ہی دشوار گزار اور اعصاب شکن تھا خصوصاً سوڈان سے آگے نائیجیریا تک جو صحرا کا سفر تھا کیونکہ خوراک اور پانی کی قلت کی وجہ سے سخت دقت پیش آتی لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا کیونکہ جماعت کے پاس اس وقت اتنے مالی وسائل نہیں تھے کہ ہوائی جہاز سے سفر کے اخراجات کو برداشت کیا جاتا۔ بحری جہاز میں بھی تھرڈ کلاس یا ڈیک وغیرہ استعمال کیا جاتا (اب خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ تمام مربیان دنیا کے ہر خطہ اور ہر کونے میں بذریعہ ہوائی جہاز سفر اختیار کر کے پہنچ رہے ہیں) بہرحال ہمارے ابتدائی مربیان جن میں (-) نذیر احمد صاحب علی محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ محترم مولوی نسیم سیفی صاحب۔ محترم محمد اسحاق صاحب صوفی۔ محترم بشارت احمد صاحب بشیر۔ محترم قریشی محمد افضل صاحب۔ محترم مولوی عبدالحق صاحب اور محترم مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ۔ محترم مولوی عبدالخالق صاحب وغیرہ شامل تھے انہوں نے اسی راستے سے جانے یا آنے کا سفر اختیار کیا ہمارے لئے بھی یہی راستہ تجویز ہوا تھا مگر جب مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کراچی سفر کے انتظامات کے لئے پہنچے تو وہاں معلوم ہوا کہ پولش لائن (Polish line) کا ایک بٹوری (Batory) نامی جہاز کراچی سے لندن جا رہا ہے اور اس کا کرایہ صرف 55 پونڈ ہے چنانچہ اس جہاز میں سفر کے لئے حضرت امام جماعت الثانی سے اجازت طلب کی گئی اور حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرما دی جس کی وجہ سے ہم اس کٹھن اور مشکل سفر سے بچ گئے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ مورخہ 17۔ اکتوبر 52ء کو حضرت امام الثانی نے ہمیں شرف ملاقات بخشا حضرت صاحب نے نہایت قیمتی اور زریں ہدایات ونصائح سے نوازا پھر لمبی دعا فرمائی اور ہمیں شرف مصافحہ اور معانقہ بخشنے کے بعد رخصت کیا۔

18۔ اکتوبر کو بذریعہ چناب ایکسپریس ہم تینوں ربوہ سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے ربوہ کے احباب جوق در جوق ریلوے اسٹیشن پر جمع ہوئے جو اس وقت چھوٹا سا کمرہ لکڑی کی گیلریوں سے تیار کیا گیا تھا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا راستہ میں چنیوٹ۔ فیصل آباد۔ گوجرہ۔ ملتان۔ ڈیرہ نواب شاہ۔ حیدر آباد وغیرہ اسٹیشنوں پر بھی احباب جماعت استقبال اور الوداع کے لئے موجود تھے جنہوں نے نہایت ہی محبت اور پیار اور دلی دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا پھر جب گاڑی 19۔ اکتوبر کو کراچی کینٹ اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں بھی جماعت کراچی کے احباب مکرم شیخ خلیل الرحمان صاحب کی قیادت میں موجود تھے ان کے ہمراہ احمدیہ ہال گئے اور چار یوم کراچی میں قیام کے بعد مورخہ 23۔ اکتوبر کو بذریعہ بٹوری بحری جہاز کراچی سے روانگی ہوئی۔ وہاں سے مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے جماعت کراچی کے بعض احباب ہمیں الوداع کہنے کے لئے بندرگاہ پر موجود تھے جنہوں نے دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا جہاز نے شام کے وقت لنگر اٹھایا اور آہستہ آہستہ کھلے سمندر میں داخل ہو گیا رات کی تاریکی بھی چھا گئی مسافر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے کچھ عرصہ بعد کھانے کا اعلان ہوا سب مسافر ڈائننگ روم میں آ گئے جہاں میزوں پر نہایت عمدہ کھانا پیش کیا گیا کھانے کے بعد سونے کے لئے کمروں میں چلے گئے۔

ہمیں گھر میں تو بیڈ ٹی پینے کی کوئی عادت نہیں تھی لیکن یہاں جب صبح ہوئی تو (عبادت) کے وقت سے قبل ہی دروازہ پر دستک ہوئی جب دروازہ کھولا تو جہاز کا ملازم چائے لئے کھڑا تھا چائے اس سے لی گئی۔ پھر اٹھ کر وضو کیا (عبادت) ادا کی پھر چائے نوش کی اب روزانہ یہی معمول جاری رہا۔

پھر ناشتہ۔ دوپہر کو پر تکلف کھانا۔ عصر کے وقت پھر چائے اور بسکٹ اور پھل وغیرہ رات کو پھر ڈنر بھی بہت پر تکلف غرض کہ جہاز میں کھانے کے لحاظ سے بہت ہی عمدہ انتظام تھا پھر کھیلوں کا انتظام۔ لائبریری کتب کے مطالعہ کے لئے۔ سوئمنگ پول' اور مختلف ان ڈور کھیلوں کا انتظام یہ سب امور مسافروں کی دلچسپی اور ان کو مصروف رکھنے کے لئے موجود تھے جہاز میں چونکہ سب مسافر پاکستانی یا انڈین تھے لہٰذا کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔

جہاز نے 25۔ اکتوبر کو بمبئی اور 30۔ کو عدن کچھ دیر قیام کیا اور مورخہ 2۔ نومبر کو صبح 8 بجے سویز شہر میں آکر رکا جہاں سے اس نے نہر سویز میں داخل ہونا تھا یہ شہر نہایت خوبصورت ہے عمدہ عمارتیں اور باغات ہیں وہاں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ قیام کے بعد جہاز نے آہستہ آہستہ نہر سویز کا رخ کیا۔ 9 بجے نہر سویز میں داخل ہوا اور سارا دن نہر سویز میں جو 101 میل لمبی ہے چلتے ہوئے شام 9 بجے اس کے دوسرے کنارہ پر واقع شہر پورٹ سعید میں لنگر انداز ہوا وہاں سب مسافروں کو شہر جانے کی اجازت دی گئی یہ ایک تجارتی شہر ہے مصر کے تحت۔ جب ہم اترنے لگے تو ایک انگریز دوست نے جو شہر کے تاجروں سے اچھی طرح واقف تھا ہمیں اجنبی سمجھ کر پوچھا کہ کیا آپ پہلی دفعہ سفر کر رہے ہیں ہم نے اثبات میں جواب دیا تو کہنے لگے کہ یہ لوگ بہت لٹیرے ہیں ان سے کوئی چیز خریدتے وقت محتاط رہنا یہ چیزوں کی قیمت بہت بڑھا چڑھا کر طلب کرتے ہیں جس چیز کی قیمت یہ دس پونڈ بتاتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ پانچ پونڈ میں مل جاتی ہے لہٰذا کوئی چیز خریدتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا ان کی یہ نصیحت ہمارے بہت کام آئی۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو مصری تاجر ہمارے ارد گرد جمع ہو گئے۔ گھڑیاں۔ پرس۔ کیمرے اور دیگر اشیاء دکھانے لگے ہم نے چونکہ گھڑیاں خریدنی تھیں اس لئے ہم نے اس کی قیمت دریافت کی جو دس پونڈ بتائی گئی ہم چونکہ اس انگریز کی نصیحت کو پلے باندھے ہوئے تھے لہٰذا ہم نے اسے چار پونڈ قیمت بتائی وہ غصہ سے الگ ہو گیا۔ ایک دوکاندار تو ہماری کم قیمت بتانے پر اتنا غصہ میں آیا کہ اس نے گردن پر اس طرح ہاتھ پھیرا کہ ہمیں ذبح کر دے گا بہرحال ہم پھرتے رہے پھر وہی شخص جس نے پہلے ہمیں گھڑیاں دکھائی تھیں اس نے ہمارا پیچھا نہ چھوڑا آخر اس نے ہمیں پانچ پانچ پونڈ میں گھڑیاں دے دیں وہاں ر ـ ـــ ا یہ حالت دیکھ کر سخت افسوس ہوا کہ ان لوگوں میں تجارتی لحاظ سے کوئی امانت و دیانت نہیں تھی جھوٹی قسمیں کھا کر مال فروخت کرنا مسافروں کو لوٹنا ان کا شیوہ بن چکا تھا اور (دین حق) کی بدنامی کا باعث بن رہے تھے (دین حق) نے تجارت میں جو ایمانداری اور دیانتداری سکھائی ہے وہ ان میں نام کو بھی نہیں تھی۔

پورٹ سعید سے روانگی ساری رات جہاز وہاں کھڑا رہا اور 3۔ نومبر کو صبح 6 بجے وہاں سے روانہ ہوا اور بحرہ روم میں داخل ہوا جہاز دو یوم کی مسافت طے کر چکا تو سمندر میں اچانک زبردست طوفان اٹھا اور جہاز سمندری لہروں کے تھپیڑوں کی وجہ سے ہچکولے کھانے لگا اور دائیں بائیں اور اوپر نیچے حرکت کرنے لگا جس کی وجہ سے تمام مسافروں کی طبیعت سخت خراب ہو گئی اور وہ سخت گھبرا گئے جگہ جگہ قے کا گند چاروں طرف آغو آغو کی آوازیں آنے لگیں۔ کھانے کا ہال خالی ہو گیا کوئی کھانے کے لئے نہیں جاتا تھا اور وہ مرغوب اور محبوب کھانے یکدم ایسے بھولے کہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی معیوب معلوم ہونے لگا بعض اوقات ان کا نام لینے سے قے آجاتی تھی سب مسافروں کی حالت دگرگوں ہو رہی تھی اور دعائیں کر رہے تھے کہ اے خدا اس مشکل سے نجات عطا فرما ہماری حالت بھی سخت خراب تھی چکر آ رہے تھے اور ہم بستر پر پڑے رہے اٹھنے کی ہمت نہیں تھی تین یوم تک سمندر کی یہی کیفیت رہی اور طوفان کی وجہ سے جہاز بے طرح حرکت کرتا رہا پھر جب سمندر میں سکون آیا اور خطرہ ٹل گیا تو لوگ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کمروں سے نکل آئے بعض عورتوں کی حالت تو اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ انہیں کھینچ تان کر عرشہ جہاز پر لانا پڑا اس وقت (کلام الٰہی) کی اس آیت کی صداقت واضح طور پر سامنے آئی (ترجمہ) وہ خدائے کریم ہی ہے جو تمہیں (توفیق دے کر) خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم لوگ کشتیوں پر (سوار) ہوتے ہو اور وہ عمدہ ہوا کے ذریعہ سے ان (لوگوں) کو (بھی) لے کر چل رہی ہوتی ہے اور وہ ان پر اترا رہے ہوتے ہیں تو ان پر ایک تیز ہوا آ جاتی ہے اور ہر طرف سے موج پر موج ان پر چڑھ آتی ہے اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ (اب) وہ ہلاکت (کے منہ) میں آ گئے ہیں تو ایسے وقت میں) وہ اللہ تعالیٰ کو اس کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ اے اللہ) اگر تو نے ہمیں اس (مصیبت) سے نجات دی تو ہم ضرور ہی (تیرے) شکر گزاروں کے زمرہ میں داخل ہو جائیں گے۔

طوفان سے قبل وہی کیفیت تھی جس کا نقشہ (کلام الٰہی) نے کھینچا ہے کہ سب مسافر ہنسی خوشی وقت گزار رہے تھے کھیل کود میں مشغول تھے رات گئے تک خوش گپیاں ہوتیں کسی کو خدا یاد نہیں تھا سارے جہاز میں شاید ہم چار تھے جو پانچ وقت عبادت ادا کرتے اور خدا تعالیٰ کو یاد کرتے باقی سب رنگ رلیوں میں اپنا شب و روز گزارتے۔

مگر اچانک جب سمندر میں طلاطم آیا اور سمندری موجوں نے جہاز کو ہر طرف سے گھیر لیا تو سب کی خوشیاں کافور ہو گئیں اور وہ غم اور حزن میں بدل گئیں اور خدا تعالیٰ سے اس طوفان سے نجات کے لئے دعائیں کرنے لگے مگر جب سمندر ساکن ہوا اور طوفانی لہروں نے سکوت اختیار کر لیا تو پھر سب کے چہروں پر رونق آ گئی پھر وہی عیش و عشرت اور خوش گپیاں خدا تعالیٰ نے کیسا نقشہ کھینچا ہے ایسی حالت کا اور ہمیں اس کے مشاہدہ کا موقع ملا۔

وہاں سمندری مچھلیوں کے نظام اور ان کی کھلے سمندر میں اٹھکیلیاں دیکھنے کا موقع ملا ایک روز میں عرشہ جہاز پر کھڑا تھا دیکھا کہ مچھلیاں ایک لائن میں جو حد نظر تک جاتی تھی پانی سے ایک ہی وقت میں اوپر اچھل اچھل کر قلابازیاں کھاتی ہوئی پھر ایک ہی وقت میں پانی میں ڈبکی لگاتی ہوئی جا رہی تھیں میں بڑی دیر تک یہ پر لطف اور دلکش نظارہ دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ خدا تعالیٰ نے اس کائنات میں کیسی کیسی مخلوق پیدا کی ہے اور پھر ہر ایک کو کس طرح اپنے اندر نظم و ضبط کے طریق بھی سمجھا دیئے ہیں ہر تعریف حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبرالٹر میں آمد اب جہاز پر سکون سمندر میں چلتے ہوئے 8 نومبر کو صبح نو بجے جبرالٹر آ کر لنگر انداز ہوا جہاں چونکہ بندرگاہ نہیں تھی لہٰذا جہاز سمندر میں ہی کھڑا ہوا جبرالٹر کو بحیرہ روم کی کنجی بھی کہتے ہیں۔ ہمیں شہر جانے کی اجازت ملی چنانچہ کشتیوں کے ذریعہ ہم شہر گئے اس شہر کا اصل نام جبل الطارق تھا اس سے انگریزی زبان میں جبرالٹر بنا لیا گیا۔

اسلامی تاریخ میں یہ شہر مسلمانوں کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں سے مشہور مسلمان جرنیل طارق بن زیاد نے مٹھی بھر مسلمان مجاہدین کے ساتھ 92ھ میں اس شہر پر حملہ کر کے سارے سپین کو فتح کر لیا تھا جبل الطارق کی طرف سے سپین میں داخل ہونے سے قبل تمام کشتیاں جلا ڈالیں تا کہ کوئی مجاہد واپس لوٹنے کا خیال بھی دل سے نکال دے بہرحال طارق بن زیاد کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی پھر قریباً آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے اس ملک پر بڑی شان و شوکت اور عظمت کے ساتھ حکومت کی۔

یہ شہر ایک بلند و بالا پہاڑی پر واقع ہے اور نہایت خوبصورت نظارہ پیش کرتا ہے ہر طرف باغات اور پھول نظر آتے ہیں اس شہر کو دیکھتے ہی طارق بن زیاد کا سپین پر حملہ کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ گیا کہ اس مرد مجاہد نے کن کٹھن حالات میں اس مقام سے سپین کو فتح کرنے کی مہم کا آغاز کیا اور پھر شاندار کامیابی حاصل کی اس شہر میں بھی ہندو تجار کثرت سے پائے جاتے ہیں ان کی بڑی بڑی دوکانیں دیکھیں یہ قوم دنیا کے قریباً ہر خطہ میں تجارتی کاروبار کرتی نظر آتی ہے۔

لندن آمد جبرالٹر سے چل کر جہاز ۱۱ نومبر 1952ء کو لندن کی بندرگاہ Southampton میں لنگر انداز ہوا جہاں جہاز سے اترتے ہی سخت سردی کا سامنا ہوا ٹھنڈی ہوا جسم کو سن کر رہی تھی۔ بہرحال کسٹم ہاؤس سے جب باہر نکلے تو وہاں مکرم عزیز الدین صاحب ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے مکرم عزیز الدین صاحب لندن جانے والے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے نہایت مخلص سلسلہ کے فدائی اور ایثار و قربانی میں ایک مثالی احمدی تھے ان کے ہمراہ ہم گاڑی میں سوار ہوئے اور شام کے وقت گاڑی لندن کے سٹیشن بوسٹن پر رکی جہاں ہم نے اترنا تھا وہاں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام بیت الفضل لندن مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مربی سپین موجود تھے گاڑی سے اترتے ہی پھر سردی نے آ لیا لہٰذا فوری طور پر ہم ٹیکسی کے ذریعہ مشن ہاؤس جو اس وقت میلروز روڈ (Melrose Road) پر واقع تھا پہنچے جہاں گیس ہیٹر کے ساتھ بیٹھ کر جان میں جان آئی ایسی سردی کا ہمیں پہلے تجربہ نہیں تھا اگلے روز گرم کپڑے وغیرہ خرید کئے گئے۔

لندن میں میرا قیام قریباً ایک ماہ تک رہا وہاں لندن کے شب و روز وہاں کی چہل پہل دلفریب مناظر تاریخی مقامات کو دیکھنے کا موقع ملا انگریز قوم کے اخلاق کے بعض حسین پہلو بھی سامنے آئے اور بعض اخلاق سوز مناظر بھی دیکھے جن کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں کیونکہ اب تو سب لوگوں کے لئے خصوصاً احمدیوں کے لئے لندن ایک کھلا شہر بن گیا ہے اور حضرت صاحب کے وہاں قیام کی وجہ سے ہر سال سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں احمدی لندن جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جاتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے یہ مناظر دیکھتے ہیں تاہم ایک دو باتیں جو اس وقت کے حالات سے تعلق رکھتی ہیں بیان کر دیتا ہوں۔

جب ہم وہاں گئے تو جنگ عظیم ثانی کے کچھ آثار اس وقت باقی تھے اور اشیاء خورد و نوش راشن میں ملتی تھیں چنانچہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام بیت الفضل لندن نے ایک قریبی دوکان پر اشیاء خریدنے کے لئے ہمارے نام رجسٹر کروا دیئے چنانچہ ہم نے وہاں سے کھانے پینے کی کچھ اشیاء خرید کیں دوکاندار ہم سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آیا اور نہایت اچھے طریق سے گفتگو کی اشیاء خریدنے کے بعد جو بل اس نے دیا وہ ہم نے ادا کر دیا اور چلے آئے جب ہم دوسری بار وہاں گئے تو اس دوکاندار کا رویہ کچھ بدلہ ہوا تھا نہ وہ چاہت اور الفت تھی نہ ہی طرز گفتگو میں وہ ملاحت بہرحال جوں توں کر کے اشیاء اس نے ہمیں دے دیں ہم پھر اصل بل ادا کر کے واپس آ گئے ہم نے ایک دوست سے دوکاندار کے اس سلوک کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ کیا آپ نے اصل بل کے علاوہ کچھ زائد رقم بطور ٹپ اسے نہیں دی تھی ہم نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا اس کے رویہ میں تبدیلی کی یہی وجہ تھی کیونکہ اکثر دوکاندار کسی کے ملازم ہوتے ہیں لہٰذا وہ خریدار سے توقع رکھتے ہیں کہ اصل بل سے زائد کچھ رقم اسے دی جائے جو اس کی ذاتی رقم ہوتی ہے اور اسے ٹپ کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس کے بعد جب ہم نے اس اصول کو اپنایا تو اس دوکاندار کا رویہ یکسر بدل گیا اور وہ پہلے جیسی خوش اسلوبی سے پیش آنے لگا۔

دوسرا امر جس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ پہلے واقع کے الٹ ہے جس میں ان کے حسن اخلاق کا پہلو ظاہر ہوتا ہے ان دنوں کھانے کی اشیاء کے علاوہ مٹھائی یا ٹافیاں وغیرہ بھی عام نہیں خریدی جا سکتی تھیں اس کے حصول کے لئے ہر ہفتہ کچھ پوائنٹس (Poinst) دیئے جاتے تھے اس سے زائد کوئی ٹافیاں وغیرہ نہیں خرید سکتا تھا اور خریدتے وقت وہ پوائنٹس دوکاندار کو مہیا کرنے پڑتے تھے اور جتنے پوائنٹس کی ٹافیاں وغیرہ لی جاتیں وہ مجموعی تعداد سے کم ہو جاتے۔

ایک روز مکرم مبارک احمد صاحب ساقی اور خاکسار ایک سٹور میں پھرتے ہوئے ایسے حصہ میں گئے جہاں ٹافیاں وغیرہ تھیں ہم نے چاہا کہ کچھ ٹافیاں خرید کی جائیں لیکن ہم یہ بھول ہی گئے کہ یہ تو بغیر پوائنٹس کے نہیں مل سکتیں جو ہم مشن ہاؤس چھوڑ آئے تھے خیر ہم نے ایک لیڈی سے کچھ ٹافیاں وزن کرنے کے لئے کہا جب وہ وزن کر چکی تو اس نے ہم سے پوائنٹس طلب کئے ہم نے کہا وہ تو ہمارے پاس نہیں اس نے کہا کہ Sorry میں تو ان کے بغیر آپ کو نہیں دے سکتی ہمارے پیچھے ایک لیڈی یہ نظارہ دیکھ رہی تھیں اس نے محسوس کیا کہ یہ اجنبی لوگ ہیں اور انہیں علم نہیں لہٰذا وہ فوراً آگے آئی اور اس نے اپنے پوائنٹس دے کر کہا کہ ٹافیاں وزن کرو اور ان کو دے دو چنانچہ اس طرح اس لیڈی نے ہماری مدد کی ہماری خاطر قربانی کی جس پر ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ سے پوائنٹس ہم اپنے ساتھ رکھنے لگے۔

لندن سے روانگی لندن سے سیرالیون جانے کے لئے سب سے پہلے میری سیٹ ایک بحری جہاز میں بک ہوئی چنانچہ میں 4 دسمبر 1952ء کو ایک بحری جہاز M.V.APAPA کے ذریعہ سیرالیون کے لئے روانہ ہوا پہلے مشن ہاؤس سے احباب کے ساتھ بوسٹن (Fuston) سٹیشن پر گیا وہاں سے ٹرین کے ذریعہ لیور پول (Liver Pool) روانہ ہوا۔ سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام بیت الفضل لندن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب، مکرم عزیز الدین صاحب اور مربیان مکرم مبارک احمد صاحب ساقی، مکرم مولوی عبداللطیف صاحب پریمی مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد آئے ہوئے تھے جو گاڑی چلنے کے بعد واپس تشریف لے گئے اب مجھے شدت سے احساس ہوا کہ میں دیار غیر میں ہوں جہاں مجھ سے اپنی زبان میں بات کرنے والا کوئی نہیں لندن تک سفر میں تین مربیان ساتھ تھے لندن میں مزید احباب مل گئے وقت بہت ہی خوشگوار اور پر لطف ماحول میں گزرا مگر اب گاڑی میں ماحول بالکل مختلف تھا ہر طرف سیاہ فام لوگ جو سب افریقہ جا رہے تھے وہ اپنی اپنی زبانوں میں محو گفتگو تھے کوئی مجھ سے بات کرنے والا نہیں تھا انگریزی زبان پر بھی ابھی عبور حاصل نہیں تھا گو لندن میں ایک ماہ سکول میں داخلہ لے کر کسی حد تک اپنا مافیہ ضمیر بیان کرنے کے قابل ہو گیا تھا لہٰذا میں کچھ دیر اپنی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھا رہا اور خیالات کی دنیا میں گم تھا کہ مجھے ان لوگوں کو دین حق اور احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے جن کی زبان مختلف ہے جو رنگ نسل کے لحاظ سے ہم سے مختلف ہیں جن کی عادات و اطوار اور ان کی بود و باش طرز زندگی سے میں بالکل نابلد ہوں چنانچہ دل پر ان خیالات کے آنے سے گہرا اثر ہوا اور خدا تعالیٰ سے یوں گویا ہوا کہ اے میرے مولیٰ کریم میں تیری راہ میں نکلا ہوں تیرے پیارے دین حق کی منادی کے لئے جا رہا ہوں تیرے پیارے بھیجے ہوئے حضرت بانی سلسلہ کے پیغام کو ان لوگوں تک پہنچانے کے لئے یہ سفر اختیار کیا ہے پس تو خود ہی میری مدد فرما رہنمائی فرما اور میرا سہارا اور معین و مددگار بن جا تا جس مقصد کے لئے میں جا رہا ہوں اس میں کامیابی حاصل کر سکوں بہرحال کچھ دیر انہیں خیالات اور زیر لب دعاؤں میں مشغول رہا۔ گاڑی بڑی برق رفتاری کے ساتھ فراٹے بھرتی ہوئی جا رہی تھی آخر میں نے اپنی مہر سکوت توڑی اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے افریقین دوست سے یوں گویا ہوا کہ آپ کا نام کیا ہے پھر اس سے اس کا ملک پوچھا اس طرح گفتگو شروع ہو گئی وہ نائیجیریا جا رہا تھا اور مسلمان تھا چنانچہ گفتگو آگے بڑھتی چلی گئی میں نے اسے اپنا تعارف بھی کرایا کہ میں جماعت احمدیہ کا ایک مربی ہوں اور سیرالیون حضرت بانی سلسلہ کی آمد کا پیغام دینے جا رہا ہوں میں نے محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر میری مدد اور تائید و نصرت فرما رہا ہے میں نے اسے احمدیت کا تعارف کروایا حضرت بانی سلسلہ کی آمد کا ذکر کیا اس نے دلچسپی لینی شروع کی لہٰذا اسے نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے قیام سے بھی آگاہ کیا بہرحال اس سے دوستی ہو گئی جو بحری جہاز میں بھی جاری رہی اور اس کے ذریعہ بعض اور دوستوں سے بھی تعلقات پیدا ہو گئے اور سفر بہت عمدگی سے گزرا ہم قریباً ڈیڑھ بجے دن لیور پول پہنچے وہاں سے بحری جہاز میں سوار ہوئے جو شام کو روانہ ہوا اس جہاز میں کل 312 مسافر تھے جن میں سے 36 تھرڈ کلاس میں تھے جو سب کے سب سیاہ فام تھے ان میں سے ایک خاکسار بھی تھا اور باقی 276 مسافر فسٹ کلاس میں تھے جو سب کے سب انگریز تھے اور اس طرف کسی سیاہ فام کو جانے کی اجازت نہیں تھی لیکن خاکسار کبھی کبھی اس حصہ میں جا کر بیٹھ جاتا اور انگریزوں سے باتیں ہوتی رہتیں۔

اس وقت انگریز مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا غانا (گولڈ کوسٹ) سیرالیون اور گیمبیا وغیرہ پر حکومت کرتے تھے اور ہر سال ان ممالک سے رخصت گزارنے کے لئے انگلستان آتے اور سفر اس وقت زیادہ بحری جہاز کے ذریعہ ہی ہوتا اور وہ اس وقت کو خوب عیش و عشرت اور رنگ رلیوں میں گزارتے اس وقت سیاہ فام اور گورے کا بہت فرق تھا انگریز سیاہ فام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور اپنے رنگ اور نسل کی وجہ سے ان پر اپنی فوقیت کو قائم رکھنے کے لئے ان سے الگ رہتے چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ فام افریقین نے ایک انگریز عورت سے شادی کی ہوئی تھی جو اس کے ساتھ اس جہاز میں سفر کر رہی تھی وہ دن کو تو اس افریقین خاوند کے پاس آ کر وقت گزارتی لیکن رات کے وقت فسٹ کلاس میں چلی جاتی اس جہاز میں کھانے پینے کا دوسرے مسافروں کے لئے تو بہت اچھا انتظام تھا کیونکہ وہ سب کچھ کھا جاتے تھے مگر میرے لئے سخت وقت پیدا ہوتی کیونکہ حلال و حرام کا مسئلہ تھا جس کی وہاں کوئی تحقیق نہیں تھی لہٰذا میں گوشت تو بالکل نہ کھاتا چاولوں پر بعض دفعہ صرف نمک ڈال کر کھا لیتا یا سبزیاں جو عموماً ابلی ہوئی ہوتیں اور بہت بدمزا بہرحال ایسی حالت میں یہ دس یوم کا سفر گزرا جو کھانے پینے کے لحاظ سے کافی پریشان کن تھا۔

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاس پلماس آمد 9 دسمبر کو جہاز صبح آٹھ بجے Las Palmas آکر لنگرانداز ہوا یہ ایک نہایت خوبصورت شہر ہے جو اس وقت سپین کے تحت تھا یہ ایک تجارتی شہر ہے سمندر کے کنارے ہونے کی وجہ سے وہاں بہت خوبصورت اور دلکش Beaches ہیں اور سیاح کثرت سے وہاں آتے ہیں شہر میں جب داخل ہوئے تو ہندوؤں کی دوکانیں کثرت سے وہاں ہیں کچھ مسلمان بھی تھے بہرحال سارا دن اس شہر کی سیر کی اور شام کو واپس جہاز میں آگئے جو اب میری آخری منزل کے لئے روانہ ہوا۔

سیرالیون (فری ٹاؤن) آمد مورخہ 13 دسمبر 1952ء کو صبح دس بجے جہاز سیرالیون کی بندرگاہ فری ٹاؤن (Free Town) آکر لنگرانداز ہوا اس وقت چونکہ بندرگاہ ابھی نہیں بنی تھی لہٰذا جہاز سمندر کے اندر ہی شہر سے دور کھڑا ہوا وہاں سے ہم نے کشتیوں کے ذریعہ شہر جانا تھا میں عرشہ جہاز پر کھڑا باقی لوگوں کی طرح دیکھ رہا تھا کہ کوئی اپنا آدمی آتا ہے یا نہیں اچانک ایک کشتی میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب حلالپوری مجھے ایک کشتی میں آتے ہوئے دکھائی دیئے جس سے دل کو تسلی ہوئی چنانچہ وہ جہاز کے اوپر آئے ملاقات ہوئی اور پھر آپ کے ساتھ کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر فری ٹاؤن مربی ہاؤس پہنچا۔

فری ٹاؤن سیرالیون کا دارالخلافہ ہے اور اسے فری ٹاؤن اس لئے کہتے ہیں کہ جب امریکہ سے غلام لاکر افریقہ کے ممالک میں آباد کرنے لگے تو انگریزوں نے ملکی لوگوں سے یہ حصہ خرید کر وہاں ان غلاموں کو آباد کیا جن کو کریول کہا جانے لگا اور یہ سب کے سب عیسائی تھے اور ان کی زبان بھی کریول یعنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی ہے۔

فری ٹاؤن میں ہمارا مشن اور بیت گوری سٹریٹ پر تھی اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اس وقت وہاں کے مشن انچارج تھے جو

بمعہ فیملی بو میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے مولوی عبدالکریم صاحب بھی بو سے ہی خاکسار کو لینے آئے تھے ان کے پاس ایک پرانی جیپ تھی جو راستہ میں آتے ہوئے خراب ہو گئی تھی لہٰذا اس کو ٹھیک کرانے میں کافی وقت لگ گیا اور ہم عصر کے بعد فری ٹاؤن سے بو کے لئے روانہ ہوئے جہاں سیرالیون جماعتوں کی سالانہ کانفرنس ہو رہی تھی یہ شہر فری ٹاؤن سے قریباً دو سو میل دور تھا اس وقت سڑکیں سب کچی تھیں اور دریاؤں پر پل وغیرہ بھی نہیں تھے لاریوں اور کاروں کو کشتیوں کے ذریعہ دریا عبور کرایا جاتا تھا مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ چونکہ راستہ میں کچی سڑکوں کی وجہ سے سخت گرد و غبار ہو گا اس لئے اپنے مستعمل کپڑے ہی زیب تن رکھیں وہاں جاکر کپڑے بدل لینا پس ہم جب دریا پر پہنچے جو کمرابائی مقام پر تھا تو رات کافی گزر چکی تھی اور کشتی والے گھروں کو جاچکے تھے بہت آوازیں دیں مگر کوئی نہ آیا آخر وہ رات ہم نے دریا کے کنارے ہی گزاری مچھر بہت تھا اس سے جنگ ہوتی رہی کھانے کو بھی سوائے سوکھی ڈبل روٹی کے اور کچھ نہیں تھا لہٰذا اس پہ گزارہ کیا گیا اور پانی پیا اور رات جاگتے گزار دی یہ تھی میری پہلی رات سیرالیون میں۔

صبح کشتی آئی اور دریا عبور کیا اور پر دس بجے کے قریب ہم بو پہنچ گئے جب کہ سکول کمپونڈ میں کانفرنس شروع ہو چکی تھی اور سب دوست ہماری آمد کے منتظر تھے راستے میں گرد و غبار کی وجہ سے سارے کپڑے اور جسم مٹی سے اٹا پڑا تھا مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ میں جیپ مشن ہاؤس کے سامنے کھڑی کردوں گا اور میں فوراً اتر کر اندر چلا جاؤں اور پھر غسل اور کپڑے وغیرہ بدلنے کے بعد دوستوں سے ملاقات کروں مگر ہوا یہ کہ ہماری جیپ کی آواز سنتے ہی دوست پہلے ہی برآمدہ میں آکر کھڑے ہو گئے جن میں الحاج علی روجز' پا سعید وبنگورہ پاسوری پابنگورہ جیسے بزرگوار شامل تھے لہٰذا ان سب سے مصافحہ اور معانقہ کرنا پڑا اور میرا سارا گرد و غبار ان دوستوں اور بزرگوں نے اپنے اخلاص اور محبت سے صاف کر دیا اس کے بعد میں اندر گیا غسل کیا کپڑے بدلے اور اجلاس میں شریک ہوا اور دوستوں کے اصرار پر چند منٹ تقریر کی حضرت امام جماعت الثانی کا محبت بھرا سلام دوستوں کو پہنچایا ربوہ کے مختصر حالات بیان کئے میری دونوں جانب دو ترجمان کھڑے تھے جو مینڈے اور تمنی زبانوں میں ترجمانی کر رہے تھے کیونکہ جلسہ میں مختلف زبانوں کے جاننے والے دوست موجود تھے اس طرح کل وقت قریباً 15 منٹ صرف ہو گیا میرے لئے یہ پہلا موقع تھا (سب تعریفیں اللہ کے لئے) کہ بخیریت گزرا۔

اس وقت سیرالیون مشن کے امیر و مربی انچارج مکرم نذیر احمد صاحب رائے ونڈی تھے ان کے ساتھ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب حلالپوری اور مکرم محمد صادق صاحب لاہوری تھے اور فری ٹاؤن میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل کام کرتے تھے۔

اس طرح میرا یہ سفر جو خالصۃً راہ مولیٰ میں اختیار کیا گیا تھا اختتام پذیر ہوا۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

(عبادت) اصل میں دعا ہے (عبادت) کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ ہوتا ہے اگر (عبادت) میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں پیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کو بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے۔ کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

نسیم سیفی

مکرم مظفر احمد صاحب شرما

گزشتہ روز مکرم مظفر احمد صاحب شرما خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو گئے۔ کسی نامعلوم شخص نے اپنی جیب سے پستول نکالا اور ان پر فائر کر دیا۔ وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ جب ان کی وفات اور تدفین کی خبر الفضل کے ایک کارکن نے اشاعت کے لئے تیار کی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ بھی معلوم کرلیں کہ مکرم مظفر احمد صاحب کے دادا محترم منشی عبدالرحیم صاحب شرما حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے یا نہیں۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ مکرم مظفر احمد صاحب کے ساتھ خط و کتابت رہتی تھی۔ اور بعض اوقات وہ بڑے اہم اخبارات کے تراشے مجھے بھیجا کرتے تھے۔ اگرچہ میں تو انہیں زیادہ خطوط نہیں لکھ سکا۔ شائد یہ میری مصروفیات کے باعث تھا یا میری کسی خامی کی وجہ سے لیکن ان کے اور ان کے والد صاحب مکرم عبدالرشید صاحب شرما کے باقاعدگی سے خط ملتے رہے۔ مکرم مظفر صاحب میجر عبدالحمید صاحب شرما کے بھتیجے بھی تھے اور داماد بھی تھے جب اس فیملی کا کوئی نام میرے سامنے آتا ہے تو مجھے قادیان کی کئی یادیں فلم کی طرح دیکھنے کو مل جاتی ہیں۔ ہمارا اور منشی عبدالرحیم صاحب شرما جو مکرم مظفر احمد صاحب کے دادا تھے کے گھر دارالفضل میں بالکل قریب قریب تھے اور محاورتاً کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں گھروں کے بچوں نے آنکھیں کھولتے ہی پہلے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا ہوا۔

محترم عبدالرحیم صاحب شرما کے سب سے بڑے بیٹے محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد انگلستان ہی کے ہو کر رہ گئے۔ آج کل وہیں ہیں اور میں جب بھی انگلستان جاتا ہوں ان سے ملاقات ہوتی ہے اور پرانی یادیں ذہن میں ابھرنے لگتی ہیں ابھی ہم چھوٹی کلاسوں ہی میں تھے کہ ہمیں اس بات کا خیال آیا کہ ہمیں انگریزی زبان کی مشق کرنے کے لئے اجلاس کرنے چاہئیں یہ اجلاس محترم عبدالرحیم صاحب شرما کے گھر کی بیٹھک میں منعقد کئے جاتے تھے۔ میری صدارت ہوتی تھی اور سامعین میں محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما مکرم عبدالحمید صاحب شرما اور مکرم عبدالرشید صاحب شرما اور محلے کے بعض دیگر بچے شامل ہوتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کوشش یہ کی جاتی تھی کہ ہم انگریزی میں بات کریں۔ فقرہ تو شائد کوئی بھی اس وقت سیدھا نہ ہوتا ہو لیکن شوق سیدھا تھا۔ شوق یہی تھا کہ انگریزی میں بات کی جائے۔ میں ہائی سکول میں تھا۔ مکرم مولانا عبدالکریم شرما احمدیہ سکول میں تھے۔ چونکہ ہائی سکول کے طالب علموں کو احمدیہ سکول کے طالب علموں سے زیادہ انگریزی پڑھنے کا موقعہ ملتا تھا اس لئے مجھے صدارت دی جاتی تھی۔ اس کے بعد جب ہم سب نے اپنی اپنی تعلیم مکمل کر لی تو مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما ایسٹ افریقہ چلے گئے اور میں کچھ عرصہ حکومت کی ملازمت کرنے کے بعد مغربی افریقہ چلا گیا۔

یہ مولانا عبدالکریم شرما مکرم مظفر احمد شرما کے تایا ہیں۔ جب خبر میرے سامنے آئی تو میں نے محترم عبدالرحیم صاحب شرما کا تو پوچھ لیا کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق ہیں یا نہیں لیکن اس وقت ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ اس خبر میں مولانا عبدالکریم صاحب شرما کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ چنانچہ خبر کی اشاعت کے دو چار روز بعد مکرم مظفر احمد صاحب کے والد محترم مکرم عبدالرشید صاحب شرما اور ان کے ایک بیٹے دفتر الفضل میں تشریف لائے اور کہنے لگے کہ خبر تو بہت اچھی چھپی ہے ہم اس سے بڑے مطمئن ہیں لیکن ایک بات کا احساس ہمیں بھی ہوا اور دوستوں نے بھی یہ احساس دلایا اور وہ بات یہ تھی کہ مکرم مظفر احمد صاحب شرما کا ذکر کرتے ہوئے ان کے تایا مکرم محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما کا ذکر ضرور ہونا چاہئے۔ میں نے اس ذکر کے نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کیا اور ان سے وعدہ کیا کہ چونکہ محترم عبدالکریم صاحب شرما واقف زندگی ہیں اور انہوں نے مشرقی افریقہ اور اس کے بعد انگلستان میں بھی بڑا قابل قدر کام کیا ہے میں کسی نہ کسی رنگ میں ان کا ذکر ضرور کروں گا۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ اب جب میں انگلستان گیا اور مولانا عبدالکریم صاحب شرما سے ملاقات ہوئی تو ان کی بڑھی ہوئی داڑھی اور بہت لمبے چغے کی وجہ سے میں دور سے انہیں پہچان نہیں سکا۔ میں نے اپنے بھائی سے پوچھا یہ کون ہیں۔ پوچھا میں نے اتنی ہلکی آواز سے کہ شرما صاحب نہ سن لیں۔ اور انہوں نے بھی مجھے نہایت ہلکی آواز میں بتایا کہ یہ مولانا عبدالکریم شرما ہیں۔ ان سے یہ سن کر میں نے شرما صاحب سے ایک دفعہ پھر معانقہ کیا اور انہیں نہیں بتایا کہ میں آپ کو اس لباس میں اور اتنی بڑی ریش کے ساتھ پہچان نہیں سکا۔

بہرحال اس خاندان سے اس وقت سے تعلقات ہیں جب سے ان دونوں خاندانوں کے بچوں نے آنکھیں کھولیں۔ سب سے زیادہ ہم آپس میں گھل مل کر رہے اور تعلیمی باتیں کرنے کا شوق لے کر آگے بڑھے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ایک دفعہ انگریزی کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ تو بعض الفاظ کے معانی پوچھنے کے لئے میں محترم عبدالرحیم صاحب شرما کے پاس چلا گیا۔ وہ انگریزی تو نہیں جانتے تھے۔ حساب کے ماہر تھے لیکن بہرحال انہوں نے مجھے کچھ نہ کچھ بتا دیا اور میں بڑا خوش ہوا کہ انہوں نے آج مجھے انگریزی الفاظ کے معانی بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد در اولاد کو دین کی خدمت میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)

12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)

1-00 (دن) شعری نشست۔

4-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے

6-00 (شام) خطبہ

7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات

8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے۔

12-00 (دن) سرائیکی پروگرام۔ (بالعموم ترجمہ خطبہ

1-00 (دن) میڈیکل میٹرز

8-00 (شب) بچوں سے ملاقات۔

اتوار

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)۔

1-00 (دن) مجلس عرفان

8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار

12-00 (دن) درس کلام الٰہی

4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

منگل

12-00 (دن) پشتو پروگرام۔

1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)۔

4-00 (شام) میڈیکل میٹرز۔

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس

11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز

10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)۔

11-30 (دن) یسرنا (-)۔

1-00 (دن) ہماری کائنات۔

4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)

11-00 (دن) بچوں سے ملاقات۔

11-30 (دن) یسرنا (-)

12-00 (دن) سندھی پروگرام۔ (ترجمہ خطبہ

1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت۔

4-00 (شام) المائدہ پروگرام۔

4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ :۔ روزانہ صبح 5 بجے، دن 11 بجے، شام 5 بجے، رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

☆○☆○☆○☆

○

مرے دوستو یہ دعاؤں کے دن ہیں
کڑی آزمائش بلاؤں کے دن ہیں
کبھی استقامت کا دامن نہ چھوڑو
سلامت رکھو اپنے ایمان کو تم
کرو جان اپنی فدا راہِ حق میں
کرو عزتِ نفس قربان دیں پر
دلوں کو کرو ذکرِ حق سے منوّر
نہ گھبراؤ ہرگز تکالیف سے تم
کئے جاؤ قربانیاں دیں کی خاطر
خزاں خود بخود ختم ہو گی چمن سے
مسلسل کئے جاؤ تم کام اپنا
خدا خود کرے گا حفاظت ہماری
دعا پر یقیں اور خدا پر توکّل
خدا آئے گا اپنی فوجوں کو لے کر

دعاؤں کے دن۔ التجاؤں کے دن ہیں
مصائب کے دن ابتلاؤں کے دن ہیں
یہ صدق و صفا کے وفاؤں کے دن ہیں
یہ تطہیر کے اور شفاؤں کے دن ہیں
یہ تسلیم کے اور رضاؤں کے دن ہیں
کہ یہ صبر کے دن رجاؤں کے دن ہیں
یہ انوارِ حق کی ضیاؤں کے دن ہیں
قریب اب خوشی کی فضاؤں کے دن ہیں
کہ یہ برکتوں کے جزاؤں کے دن ہیں
کہ سر پر بہاروں، صباؤں کے دن ہیں
کہ نزدیک تر اب جزاؤں کے دن ہیں
یہ حق کی نداؤں صداؤں کے دن ہیں
انابت الی اللہ۔ ثناؤں کے دن ہیں
یہ تائید و نصرت عطاؤں کے دن ہیں

خدا شادؔ فرمائے گا دستگیری
مقاصد کے دن مدّعاؤں کے دن ہیں

محمد ابراہیم شاد

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31414 میں مبشر احمد طاہر ولد مبارک احمد صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ سرمایہ تجارت۔/200000 روپے۔ 2۔ اور موٹر سائیکل مالیتی۔/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد طاہر میکانگی روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد فاروقی کوئٹہ گواہ شد نمبر2 شیخ عبدالقیوم کوئٹہ۔

مسل نمبر 31415 میں امۃ العزیز فوزیہ زوجہ ناصر علی خان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/7000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 67 گرام مالیتی۔/23450 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ العزیز فوزیہ وحدت کالونی کوئٹہ گواہ شد نمبر1 ناصر علی خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ماجد علی خان بروری کوئٹہ۔

مسل نمبر 31416 میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد یعقوب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/1000 روپے۔ اور زیورات طلائی ساڑھے سات تولہ مالیتی۔/37500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حمیدہ بیگم حلقہ سلطان نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اقبال پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد یعقوب خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31417 میں عطیہ القدوس دین صاحبہ بنت چوہدری امیر الدین قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/15 گولبازار ربوہ حال U-S-A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 4 گرام مالیتی۔/1612 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیتہ القدوس دین 10/15 گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر4889 داد اموصیہ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد سیالکوٹی وصیت نمبر6363۔

مسل نمبر31418 میں محمد اشفاق شہزاد ولد محمد اسحاق صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان 9/28 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سرمایہ دکان مبلغ۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اشفاق شہزاد 9/28 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت نمبر30250۔ گواہ شد نمبر2 ملک رفیق احمد کوارٹر نمبر21 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

بقیہ صفحہ 1

انہوں نے فی الواقعہ ان کا کوئی کام کیا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو انسان کے کاموں کا اجر دیتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں دیتا کہ انسان اس کا کوئی کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے انسان کا حق کہلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر اس کو مقرر کر لیا ہے۔ اور خود اس کا نام حق رکھ دیا ہے۔ ورنہ بندہ کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ اگر کوئی انسان فرائض بھی ادا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام نہیں کرتا کیونکہ وہ سب طاقتیں جن کے ذریعہ فرائض کو پورا کرتا ہے انسان کو خدا ہی کی دی ہوئی ہیں۔ پس فرائض ادا کرنے میں جو اجر خدا تعالیٰ دیتا ہے اگرچہ وہ اس کا نام جزاء رکھتا ہے لیکن دراصل وہ بھی اس کا احسان اور انعام ہی ہے۔ (از خطبہ 16۔ مارچ 1917ء)

OOO

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ولادت

O مکرم ملک شمیم احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سمبڑیال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8۔ دسمبر 97ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود مکرم ملک منیر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف سمبڑیال کا پوتا اور مکرم نصیر احمد علوی صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) آف نواب شاہ کا نواسہ ہے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

O مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم ناصر احمد صاحب لاہوری ابن مکرم مبارک احمد صاحب (وفات یافتہ) حال کراچی بقضائے الٰہی مورخہ 97-12-15 کی رات 2 بجے ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ گھر سے دوائی لینے گئے تھے ہسپتال کے دروازے پر ہی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ موصوف کی عمر 52 سال تھی۔ آپ کا جنازہ مکرم محمد اشرف کھوکھر صاحب صدر حلقہ گلستان جوہر کراچی نے پڑھایا اور بعد ازاں سٹیل مل کے قریب احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم صدر صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ موصوف حضرت مولوی محمد حیات صاحب آف دھیر کے کلاں رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے نواسے تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

مرکزی امتحانات مجلس انصار اللہ پاکستان

O سال 1997ء کی آخری سہ ماہی کے امتحان کے لئے 28۔ دسمبر اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ پرچے مجالس کو بھجوائے جارہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انصار کو اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ جملہ عہدیداران بھی شامل ہوں۔ اور کم از کم پچاس فیصد انصار کی شرکت لازمی ہو۔

نئے سال کا نصاب درج ذیل ہے۔ ازراہ کرم اس علمی پروگرام کو ہر ناصر تک پہنچایا جائے۔ اور پھر یاددہانی اور امتحان کی تیاری بھی کروائی جائے۔ تا زیادہ سے زیادہ انصار اس پروگرام سے مستفیض ہوں۔

نصاب میں مقرر کردہ کتب ہر سہ ماہی میں مہیا ہو سکیں گی۔ اس بارے میں اضلاع اور مجالس اپنی ضرورت سے بھی مطلع فرمائیں۔

نصاب مرکزی امتحانات 1998ء

1۔ نصاب سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ 1998ء) امتحان 15۔ مارچ 98ء (اتوار)

1۔ ترجمہ کلام الٰہی حصہ نمبر16 نصف دوم۔

2۔ پیارے (....) کی پیاری باتیں۔ (از حضرت میر محمد اسحاق صاحب) حدیث نمبر1 تا حدیث نمبر250)

3۔ لیکچر لاہور۔ (از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

2۔ نصاب سہ ماہی دوم (اپریل تا جون 1998ء) امتحان 14۔ جون 98ء (اتوار)

1۔ ترجمہ کلام الٰہی حصہ نمبر17 نصف اول

2۔ پیارے (....) کی پیاری باتیں۔ (از حضرت میر محمد اسحاق صاحب) حدیث نمبر251۔ تا حدیث 500۔

3۔ نصاب سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر 1998ء) امتحان 13۔ ستمبر 98ء (اتوار)

1۔ ترجمہ کلام الٰہی حصہ نمبر17 نصف دوم

2۔ لیکچر لدھیانہ۔ (از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

3۔ ربوبیت باری تعالیٰ (از حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔)

4۔ نصاب سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر 1998ء) امتحان 13۔ دسمبر 98ء (اتوار)

1۔ ترجمہ کلام الٰہی حصہ نمبر18۔ نصف اول۔

2۔ چشمہ (-) (از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

3۔ حقیقتہ الرؤیا۔ (از حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم دفاعی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وزیر اعظم نے کیڈٹ کالج کوہاٹ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی دفاع کے لئے مناسب وسائل مختص کئے جا رہے ہیں۔ سائنسی تعلیم کی ترقی' انصاف' شرح خواندگی میں اضافہ' غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کو ترجیح حاصل ہے۔ نوجوان قوم کے حقیقی نمائندہ اور مستقبل ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ 7 فروری کو بلدیاتی انتخابات ضرور ہوں گے انہوں نے کہا کہ رفیق تارڑ کی نامزدگی سے مخالفین کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں حکومتی صدارتی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے خلاف صدارت اور سینٹ کی نشست کے لئے نااہل قرار دینے کی استدعا پر مبنی ایک اور درخواست دائر کر دی گئی ہے کہ تارڑ نے بیان حلفی کے بغیر ایک پلاٹ حاصل کیا صدارتی امیدوار کو اپنی درخواست کے ساتھ بیان حلفی دینا چاہئے تھا کہ ان کے پاس کہیں بھی پلاٹ نہیں ہے۔

○ روزنامہ "دن" کی انقلابی کامیابی نے مہنگے اخبارات کو سستا ہونے پر مجبور کر دیا ہے "روزنامہ جنگ نے مقابلے میں آنے کی "کوشش" شروع کر دی۔ نوائے وقت بھی نیم دلی سے میدان میں کود پڑا۔ تاریخ میں پہلی بار اخبارات کی قیمتیں پچاس فیصد کم ہو گئی ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں دس رکنی بنچ کے سربراہ مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ عدالت کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ چیف جسٹس کے حوالے سے آئین کی تشریح کرے۔ راجہ حق نواز نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ جسٹس سجاد کو تین سینئر ججوں کی موجودگی میں چیف جسٹس مقرر کرنا غیر منصفانہ اور غیر آئینی تھا۔ حتیٰ کہ جنرل ضیاء الحق نے بھی کبھی اس آئینی پابندی کی خلاف ورزی نہیں کی دس رکنی بنچ پر اعتراض کرنا بدنیتی پر مبنی ہے۔ عبد السمیع ایڈووکیٹ نے کہا کہ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے جسٹس منیر کی طرح اپنی ذمہ داریوں سے انحراف کیا۔ راجہ حق نواز ایڈووکیٹ نے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے خلاف درخواستوں کی حمایت میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ بھارت میں جونیئر جج کو چیف جسٹس بنانے کی کسی میں جرات نہیں مگر ہمارے ہاں الٹ کام ہوا۔ اکرم شیخ اور فخر الدین جی ابراہیم نے جسٹس سجاد علی شاہ کے تقرر کی مخالفت کی۔ چیف جسٹس نے آمریت قائم کی۔ اور اپنے ہر کہے کو قانون قرار دیا۔ ان دو ججوں کو ڈس کوالیفائی کرنے کی کوشش کی۔ جنہوں نے ان کے خلاف مقدمہ سنا۔ آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ عدلیہ منہ زور ہو جائے۔ وہاب الخیری نصر اللہ اور اقبال حیدر کی درخواستوں پر براہ راست سماعت کی گئی۔

○ جسٹس ارشاد نے کہا ہے کہ سینئر جج کو چیف جسٹس بنانے کے بارے میں فاضل وکیل کے دلائل قابل تحسین ہیں۔ کسی وجہ سے چیف جسٹس کام کرنے کے قابل نہ رہے تو ایسی صورت میں اسے روک کر قائمقام چیف جسٹس کا تقرر کرنا درست ہے۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری کے خلاف دائر درخواستوں کے سلسلہ میں فریقین کے وکلاء نے اپنے دلائل مکمل کر لئے ہیں۔ سپریم کورٹ کا دس رکنی بنچ کسی بھی وقت فیصلہ سنا سکتا ہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر خزانہ نواب محمد اسلم رئیسانی کے ذاتی محافظ نبی بخش کو کوئٹہ میں قتل کر دیا گیا ہے۔

○ رمضان المبارک کا چاند 30 دسمبر کو نظر آنے کا امکان ہے۔ یہ بات پنجاب یونیورسٹی شعبہ ریاضی کے سابق چیئرمین و فلکیات کے ماہر پروفیسر ثناء اللہ بھٹی نے بتائی ہے۔

○ سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ حکومت بحران حل کرنے کے قابل نہیں ملک تین ماہ میں دیوالیہ ہو سکتا ہے اقتصادی ترقی کے عمل کی بحالی کے لئے حکومت کے تمام پروگرام ناکام ہو چکے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے ہسپتالوں کے بعد تمام بڑے تعلیمی اداروں کو بھی خود مختاری دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ امتحانی مراکز میں رشوت لے کر نقل کروائی جاتی ہے۔ آج انجیئر اور ڈاکٹر بھی نقل کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم کی خصوصی ہدایت پر نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے قائم کی گئی "یوتھ ایمپلائمنٹ کمیٹی" نے فیصلہ کیا ہے کہ نوجوانوں کو 25 ہزار روپے کا بلا ضمانت قرضہ دیا جائے گا 25 سے 50 ہزار تک قرض لینے والوں کو ایک اور اس سے زائد والوں کو دو شخصی ضمانتیں فراہم کرنا ہوں گی۔ ضلعی روزگار کمیٹیاں مستحق افراد کا تعین کریں گی۔

○ نائیجیریا میں فوجی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام بنا دی گئی ہے۔

○ خوراک نہ ملنے کے باعث 12 لاکھ عراقی ہلاک ہو چکے ہیں۔ عراق کے سفیر کمال محمد عیسیٰ نے لاہور میں بتایا کہ عراق امریکہ سے دشمنی نہیں چاہتا لیکن غنڈہ گردی بھی ہم برداشت نہیں کریں گے۔ یہ الزام بے بنیاد ہے کہ ہمارے پاس مہلک ہتھیار ہیں۔

○ جنوبی کوریا کے دو سابق صدور کی سزائے عمر قید ختم کر دی گئی ہے۔ دونوں کو موت کی سزا بھی ملی تھی جسے بعد ازاں عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے احتساب سیل کے پراپیگنڈے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سوئس کھاتوں کا بھٹو خاندان سے کوئی تعلق نہیں۔ احتساب سیل کا الزام غلط ہے۔ نواز شریف سے تین بار مطالبہ کیا گیا کہ دستاویزات سامنے لائیں لیکن وہ گریزاں رہے۔

○ سری لنکا کی صدر چندریکا کمار اٹنگا نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پاکستان اور بھارت مذاکرات سے حل کریں۔

○ بیرسٹر سلطان محمود وزیر اعظم آزاد کشمیر کے خلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہونے سے آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی کی حکومت بچ گئی ہے۔ راٹھور کی قیادت میں وزیر اعظم کا مخالف دھڑا اکثریت ثابت نہ کر سکا۔ محرکین نے تحریک واپس لے لی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے ہمارے ارکان کو وزیر اعظم ہاؤس اور ایوان صدر میں بند کر رکھا ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 25- دسمبر 1997ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور
5163862
E MAIL: LHR01728@Paknet1.Ptc.Pk

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

ایک دام قیمتی لیڈیز و جینٹس کی بہترین ورائٹی کا مرکز واحد کلام
MC ماڈرن کلاتھ ڈپو ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر: حضور احمد فون دوکان 410416 رہائش 428838

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
★ کیبنٹ میٹر کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
★ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837 رہائش: 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
فون 213156 - 771 فیکس 212299 گول بازار ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /250
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج • مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر سے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد موبائل: 212464/0341-7750609
• راولپنڈی- اسلام آباد: لیڈرز محمد احمد خان فون دفتر: 558389 رہائش 593883
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد- زاہد فون دفتر: 213115